بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۶ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۱ ہجرت ۱۳۴۲ ہش | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۲۱ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۸

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

— (محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) —

لاہور ۲۰ مئی بوقت ۸ بجے صبح (بذریعہ فون) پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اتوار سوں لاہور کے دو ماہر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا تھا۔ پرسوں تین ماہر ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے حضور کو دیکھا اور علاج تجویز کیا۔

کل صبح سے حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی عصر کے بعد دہلی کے مشہور حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم کے پوتے اور ماہر حکیم محمد نبی خان صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ اور علاج تجویز کیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲۰ مئی۔ احمدیہ مشن گھانا کے انچارج مبلغ مکرم الحاج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور مبلغ نائیجیریا مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب قریباً چار سال ایک مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۸ مئی بروز ہفتہ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پہنچکر ہر دو مجاہدین اسلام کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے ان سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو سلسلہ میں واپس آنا انہیں مبارک کرے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین

کتاب کی ضبطی کے خلاف جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کا پُرزور احتجاج

”ضبطی کے حکم نے ہمارے جذبات کو انتہائی طور پر مجروح کیا ہے“

”براہِ کرم ذاتی طور پر مداخلت فرما کر صوبائی حکومت کے اس حکم کو منسوخ کرائیں“

صدر پاکستان کی خدمت میں جماعتہائے احمدیہ مغربی جرمنی کے نائب صدر کا تار

ہمبورگ (بذریعہ کیبل گرام) - حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ کی ضبطی کے حکم سے دنیا بھر کے احمدیوں میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ وہ تاروں اور خطوط کے ذریعہ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے رنج والم اور درد و غم کا اظہار کر رہے ہیں۔ مغربی جرمنی کی جماعت ہائے احمدیہ نے جو تمام تر وہاں کے نہایت مخلص اور درد مند نومسلموں پر مشتمل ہیں۔ اس ضمن میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی خدمت میں جو کیبل گرام ارسال کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

”ہمارے جان و دل سے عزیز امام مقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کی ضبطی ہمارے جذبات کو انتہائی طور پر مجروح کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ اسلام اور پاکستان کے لئے احمدی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ جرمنی میں ہماری جماعتیں (یعنی جماعت ہائے احمدیہ) اس کے ایک زندہ ثبوت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ براہ کرم آپ اس معاملہ میں براہ راست مداخلت فرما کر حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو منسوخ کرائیں۔ ہم انصاف کے طالب ہیں۔“

عبد الکریم ڈنکر

(Abdul Karim Duncker)

نائب صدر جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی

جماعت احمدیہ کمپالہ (مشرقی افریقہ) کا احتجاجی تار

”حکومت مغربی پاکستان نے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کتاب (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب) کی ضبطی کا جو حکم صادر کیا ہے وہ جماعت احمدیہ کمپالہ (یوگنڈا مشرقی افریقہ) کے لئے بے انتہا بے چینی اور اضطراب کا موجب ہوا ہے۔ اس کتاب میں اسلام کی صداقت اور اس کی افضلیت کو نہایت ہی مؤثر طریق پر ثابت کیا گیا ہے۔ براہ کرم ضبطی کے حکم کو منسوخ فرمایا جائے۔“

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمپالہ (یوگنڈا مشرقی افریقہ)

یورپ میں رونما ہونیوالا عظیم الشان انقلاب

ایک پادری کا بیٹا جو اسلام کی قابلِ رشک خدمات سر انجام دے رہا ہے

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس لٹریچر کی بدولت آج یورپ میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ اس کا زندہ ثبوت ڈنمارک کے نہایت مخلص نومسلم جناب عبد السلام میڈسن ہیں وہ ایک عیسائی پادری کے بیٹے ہیں اور ان کا ماموں عیسائیت کا ایک پُرجوش مشنری ہے جو عدن میں عیسائیت پھیلانے میں مصروف ہے وہ خود بھی پادری بننے کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ اسی دوران میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سکنڈے نیوین مشن کے ذریعہ انہیں قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائی۔ اسلام کے لئے ان کی فدائیت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی تنخواہ اور آمد کا نصف حصہ تبلیغ اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کا ڈینش زبان میں ترجمہ بھی کر رہے ہیں مختلف سوسائٹیوں اور اداروں میں اسلام کی صداقت پر لیکچر دینا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہے۔ حال ہی میں ڈنمارک کی حکومت نے ان سے سکولوں کے نصاب کے لئے اسلامی تہذیب و ثقافت اور تاریخ پر ایک کتاب لکھنے کی درخواست کی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱۔ مئی ۱۹۶۳ء

قرآن کریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۳)

آپ نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیوں کے الزامات سے بریت کی ہے وہاں موجودہ عیسائیت کی بھی سخت تردید کی ہے اور موجودہ عیسائیت کے عقائد کو کفر قرار دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ جو عقاید موجودہ عیسائیت نے گھڑ لئے ہیں ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگرچہ اناجیل اربعہ میں بھی تحریف کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ عقائد کے لئے ان میں بنیاد استوار کی جائے تاہم اناجیل اربعہ کے بغور مطالعہ سے الحاقی باتیں صاف صاف نظر آ سکتی ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ان تمام تفصیلات میں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں اشارۃً چند باتیں اناجیل سے بیان کی تھیں جن سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی تھی اس شہادت کو صرف ایک فقرہ سے مشکوک بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ فقرہ یہ ہے کہ آپ نے صلیب پر جان دے دی۔ اس ہمہ گیر شہادت کی روشنی میں جو آپ کے زندہ اتار لئے جانے کے بارے میں اناجیل سے ملتی ہے اس فقرہ کا صرف یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ بظاہر آپ مردہ سے ہو گئے تھے کیونکہ اس امر کا کوئی دیگر ثبوت تاریخ میں موجود نہیں ہے کہ آپ واقعی صلیب پر وفات پا گئے تھے۔ اسی طرح بعض اور فقرے ہیں جن سے آپ کی الوہیت کا استدلال کیا جاتا ہے اسی طرح معمولی حالات میں اگر اناجیل کا مطالعہ کیا جائے تو موجودہ عیسائیت کے عقاید کے ان کی بھی کوئی مضبوط بنیاد موجود نہیں ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی الوہیت کے مسئلہ کے علاوہ شریعت کی منسوخی کا مسئلہ بھی بڑا اہم ہے۔ اناجیل اربعہ کی شہادت سے جو کچھ زیادہ سے زیادہ اس بارہ میں معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے علماء کی صرف بے عملی کے شاکی تھے۔ اور آپ کا سارا زور اس بات پر تھا کہ وہ شریعت کے احکام کی ظاہریت پر تو زور دیتے ہیں مگر اس کے مغز سے عاری ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسروں کو تو شریعت کا پابند بنانا چاہتے ہیں مگر فی الحقیقت خود اس پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی جو ظاہر پرست تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شریعت کے نقطۂ نظر سے نکتہ چینی کرتے تھے مگر جب کبھی بھی ان کا ٹکراؤ ہوا آپ نے یہودی علماء کے کھوکھلا پن کا پردہ چاک کر دیا۔

پھر آپ نے اگرچہ واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ آپ صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو واپس لانے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں مگر چونکہ یہودیوں نے آپ کی سخت مخالفت کی اس لئے آپ کے بعد آپ کے شاگرد جیسا کہ رسولوں کے اعمال سے واضح ہوتا ہے اس پر قائم نہ رہ سکے اور انہوں نے غیر قوموں کو بھی خوشخبری سنانی شروع کر دی۔ اس ضمن میں سب سے پہلے جو شریعت کا سوال پیدا ہوا وہ ختنہ کے متعلق تھا۔ یہودی ختنہ کے نہایت سختی سے پابند ہیں۔ یسوع مسیح کا پیغام دوسروں کے دینے کے لئے ضروری تھا کہ اس میں نرمی کی جائے۔

یہودیوں میں جو عیسائی ہوئے تھے وہ ختنہ اور شریعت کی دوسری باتوں کی پابندی لازمی سمجھتے تھے اور اس بنا پر بھی غیر قوموں کو اپنے گروہ میں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس طرح ایک بڑی اندرونی کشمکش شروع ہو گئی تھی۔ جس سے تبلیغ و اشاعت میں سخت مشکلات پیدا ہو گئی تھیں کیونکہ نہ صرف وہ عیسائی جو یہودیوں میں سے آئے تھے غیر اقوام کے خلاف تھے بلکہ خود یہودیوں میں عیسائیت کی تبلیغ مشکل ہو گئی تھی۔ کیونکہ یہودی یہ امر بالکل برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی غیر اسرائیلی ہیکل میں قدم بھی رکھے۔

چونکہ یہودیوں کی نسبت غیر اقوام جلد متاثر ہو رہے تھے اس لئے خود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حواریوں کے بھی دل ڈگمگا گئے۔ وہ خود اور یہودیوں سے آئے ہوئے عیسائی تو شریعت کی پابندی کرتے تھے لیکن غیر اقوام کے لئے دوگونہ مشکلات تھیں ایک تو یہودیوں کی مخالفت اور دوسرے خود ان کی اپنی ذہنیت ان پابندیوں کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس طرح آپ کے شاگردوں نے بعض ایسے اقدام کئے جس سے دینِ الٰہی جس کا پیغام حضرت عیسیٰ علیہ السلام دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے غیر معمولی طور پر بت پرستی میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ شریعت نہ صرف منسوخ ہو گئی بلکہ لعنت بن گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل ایک سب سے بڑے رومن دیوتا کے لباس میں ظہور پذیر ہوئے اور تقریباً تمام وہ بت پرستانہ رسومات جو رومن خداوندوں کے ساتھ وابستہ تھیں عیسائیت کا جزو لاینفک بن کر رہ گئیں اور آہستہ آہستہ نصرانیت نے وہ صورت اختیار کر لی جس کی قرآن کریم کو اتنی سخت تردید کرنی پڑی۔

شریعت کا خاتمہ پطرس کے ایک مکاشفہ سے کیا گیا جو "رسولوں کے اعمال" میں اسطرح درج ہے:۔

"دوسرے دن جب وہ راہ میں تھے اور شہر کے نزدیک پہنچے تو پطرس دوپہر کے قریب کوٹھے پر دعا کرنے کو چڑھا اور اسے بھوک لگی اور کچھ کھانا چاہتا تھا لیکن جب لوگ تیار کر رہے تھے تو اس پر بیخودی چھا گئی اور اسنے دیکھا کہ آسمان کھل گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی زمین کی طرف اتر رہی ہے جس میں زمین کے سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں۔ اور اسے ایک آواز آئی کہ اے پطرس اٹھ! ذبح کر اور کھا۔ مگر پطرس نے کہا اے خداوند! ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔ پھر دوسری بار اسے آواز آئی کہ جن کو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو انہیں حرام نہ کہہ۔ تین بار ایسا ہی ہوا اور فی الفور وہ چیز آسمان پر اٹھا لی گئی۔" (اعمال $\frac{10}{9-15}$)

اس کے بعد چند اور حوالے بھی ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ "اور رسولوں اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ غیر قوموں نے بھی خدا کا کلام قبول کیا۔ جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختونی اس سے یہ بحث کرنے لگے کہ تو نامختونوں کے پاس گیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ پطرس نے شروع سے وہ امر ترتیب وار ان سے بیان کیا کہ میں یافا شہر میں دعا کر رہا تھا اور بیخودی کی حالت میں ایک رویا دیکھی کہ کوئی چیز بڑی چادر کی طرح چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی آسمان سے اتر کر مجھ تک آئی۔ اس پر جب میں نے غور سے نظر کی تو زمین کے چوپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے دیکھے۔ اور یہ آواز بھی سنی کہ اے پطرس اٹھ! ذبح کر اور کھا لیکن میں نے کہا اے خداوند ہرگز نہیں کیونکہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے منہ میں نہیں گئی۔ اس کے جواب میں دوسری بار آسمان سے آواز آئی کہ جن کو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو انہیں حرام نہ کہہ۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر وہ سب چیزیں آسمان کی طرف کھینچ لی گئیں۔ اور دیکھو! اسی دم تین آدمی جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اس گھر کے پاس آ کھڑے ہوئے جس میں ہم تھے۔ روح نے مجھ سے کہا کہ تو بلا امتیاز انکے ساتھ چلا جا اور یہ چھ بھائی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور ہم اس شخص کے گھر میں داخل ہوئے۔ اسنے ہم سے بیان کیا کہ میں نے فرشتہ کو اپنے گھر میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ جس نے مجھ سے کہا کہ یافا میں آدمی بھیج کر شمعون کو بلوا لے جو پطرس کہلاتا ہے۔ وہ تجھ سے ایسی باتیں کہے گا جن سے تو اور تیرا سارا گھرانہ نجات پائے گا۔ جب میں کلام کرنے لگا تو روح القدس ان پر اس طرح نازل ہوا جس طرح شروع میں ہم پر نازل ہوا تھا۔ اور مجھے خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اسنے کہی تھی کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔ پس جب خدا نے ان کو بھی وہی نعمت دی جو ہم کو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر ملی تھی تو میں کون تھا کہ خدا کو روک سکتا؟ وہ یہ سنکر چپ رہے اور خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ پھر تو بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی ہے۔" (اعمال $\frac{11}{1-18}$)

۲۔ "دوسرے سبت کو تقریباً سارا شہر خدا کا کلام سننے کو اکٹھا ہوا۔ مگر یہودی اتنی بھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور پولس کی باتوں کی مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے پولس اور برنباس دلیر ہو کر کہنے لگے کہ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے لیکن چونکہ تم اس کو رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ

ہم نے تجھ کو غیر قوموں کے لئے نور مقرر کیا
تاکہ تو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔"

(اعمال $\frac{13}{44-47}$)

۳۔ "پھر بعض لوگ یہودیہ سے آ کر بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر موسیٰ کی رسم کے موافق تمہارا ختنہ نہ ہو تو تم نجات نہیں پا سکتے۔ پس جب پولس اور برنباس کی ان سے بہت تکرار اور بحث ہوئی تو کلیسیا نے یہ ٹھہرایا کہ پولس اور برنباس اور ان میں سے چند اور شخص اس مسئلہ کے لئے رسولوں اور بزرگوں کے پاس یروشلم جائیں۔ پس کلیسیا نے ان کو روانہ کیا اور وہ غیر قوموں کے رجوع لانے کا بیان کرتے ہوئے فینیکے اور سامریہ سے گذرے اور سب بھائیوں کو بہت خوش کرتے گئے۔ جب یروشلم میں پہنچے تو کلیسیا اور رسول اور بزرگ ان سے خوشی کے ساتھ ملے اور انہوں نے سب کچھ بیان کیا جو خدا نے انکی معرفت کیا تھا۔ مگر فریسیوں کے فرقہ میں سے جو ایمان لائے تھے ان میں سے بعض نے اٹھ کر کہا کہ ان کا ختنہ کرانا اور انکو موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دینا ضرور ہے۔ پس رسول اور بزرگ اس بات پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور بہت بحث کے بعد پطرس نے کھڑے ہو کر ان سے کہا کہ

اے بھائیو! تم جانتے ہو کہ بہت عرصہ ہوا جب خدا نے تم لوگوں میں سے مجھے چنا کہ غیر قومیں میری زبانی

باقی صـ۳ پر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پادریوں کے ساتھ ایک تاریخی مباحثہ

عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کے ناقابلِ تردید جواب

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

مسلمانانِ جنڈیالہ کا مطالبہ

جنڈیالہ ضلع امرتسر میں پادریوں کا بڑا وسیع اور زبردست مشن تھا۔ عیسائیت کے منادوں کا ڈیرہ تھا کہ وہ جنڈیالہ اور اس کے ماحول میں دن رات تبلیغ کرتے۔ اور الوہیت مسیح کا پرچار کرتے ہوئے مسلمانوں کو آغوشِ عیسائیت میں داخل ہونے کی تلقین کرتے۔ اس تلقین کے ساتھ ان کے طبی ادارے بھی سرگرم عمل تھے۔ دوائیاں خدمتِ خلق رفاہ عامہ جیسی شیریں اصطلاحات سے مفت تقسیم ہوتیں۔ ایک مرتبہ جنڈیالہ کے ایک مسلمان پاندہ نے اپنے بعض ذہین شاگردوں کو انجیل اور عیسائیت کے متعلق بنیادی اعتراضات سکھلا دیئے۔ جس کے نتیجہ میں شاگردوں نے عیسائی پادریوں کے وعظ کے دوران میں اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ مگر ان عیسائی پادریوں کے پاس کوئی معقول جواب نہ ہوتا۔ آخر تنگ آمد بجنگ آمد ان پادریوں نے اپنے انچارج اعلیٰ "ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک" سے شکایت کرتے ہوئے اس مسلمان پاندہ اور اس کے شاگردوں کے خلاف کان بھرے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کا قیام امرتسر میں تھا۔ اس شکایت کی بناء پر اس نے جنڈیالہ میں آکر پاندہ مذکور کو بلا کر طنزاً کہا کہ ہمارے پادریوں اور واعظوں کو کیوں تنگ کرتے ہو؟ اگر ہمت ہے تو اپنے مولویوں اور مشاہیر کو بلا کر ایک جلسہ منعقد کر لیا جائے۔ حق و باطل کا فیصلہ خود بخود ہو جائے گا۔

(۲)

جنگِ مقدس

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اپنے زمانہ کے مشہور ترین پادری تھے۔ اور وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں پیش پیش تھے۔ خدائی تقدیر اسلام کی فتح اور بانیٔ اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت کے اظہار کا خود بخود انتظام کر رہی تھی۔ پاندہ مذکور نے مختلف علماء کو خطوط لکھے۔ مگر انکی ناقابلِ برداشت شرطوں اور اخراجات کے مطالبہ نے پاندہ صاحب کی توجہ بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی طرف پھیر دی۔ ویسے بھی ملک کے طول و عرض میں آپ کی مذہبی لیاقت و قابلیت کا شہرہ تھا پاندہ صاحب نے آپ کو تحریر کیا کہ چونکہ آپ خالص لوجہ اللہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو اس کام کے لئے مدعو کرتا ہوں حضرت بانیٔ احمدیت نے اس سلسلہ میں پادری مارٹن کلارک کو اس مباحثہ کی شرائط تاریخ وغیرہ کے تصفیہ کے لئے خط بھی تحریر فرما دیا۔ آخر بڑی لیت و لعل کے بعد ڈاکٹر موصوف مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے۔ اور پادری عبد اللہ آتھم کو شرائط مناظرہ وغیرہ کے لئے مقرر کیا۔ مگر آتھم صاحب نے ڈاکٹر موصوف کو کہا کہ مرزا صاحب سے ہرگز مناظرہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو پادریوں کی طرف سے باہمی مشورہ کے بعد ایک خط تحریر کیا گیا۔ جس کا مضمون مختصر یوں تھا۔ کہ اب کئی اور مولوی صاحبان اس مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں اور وہ آمادہ ہیں۔ اس لئے آپ کو تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پادریوں نے اختلافی مسائل سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ بھی تحریر کیا کہ آپ اسلام کے وکیل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم مولویوں سے تو بحث و مناظرہ کر سکتے ہیں۔ مگر آپ سے نہیں۔ اس پر حضرت بانیٔ احمدیت نے تحریر فرمایا کہ اگر اختلافی مسائل اور فتاویٰ کو ملحوظ رکھا جائے تو پھر آپ بھی عیسائیت کے وکیل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پروٹسٹنٹ کیتھولک مذہب والوں کو کافر یقین کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم اور تم برابر ہیں۔ اس مناظرہ میں بنیادی چیز یہ ہے کہ ہماری طرف سے اسلام اور قرآن کریم کی نمائندگی اور وکالت ہوگی۔ اور آپ نے انجیل کی وکالت کرنی ہے۔

ان ابتدائی امور کے بعد پچاس پچاس آدمی طرفین سے مباحثہ میں حاضری کے لئے تجویز ہوئے۔ اور ان کا داخلہ بھی بذریعہ ٹکٹ تھا۔ یہ مناظرہ تحریری ہوا جو امرتسر کے مقام پر ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہوتا رہا۔

اس مناظرہ میں اسلام کا فتح نصیب جرنیل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے عیسائیت کے ابطال کو ایسی خوبی سے واضح کیا کہ الوہیت مسیح کا عقیدہ اس مناظرہ میں زبردست علمی عقلی اور نقلی دلائل نیرّہ اور براہین ساطعہ سے ھباءً منثوراً ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ پادری عبد اللہ آتھم صاحب کو بانیٔ احمدیت کے زبردست علم کلام کا اعتراف کرتے ہوئے اور اپنے پرچہ میں لاجواب ہو کر یہ لکھوانا پڑا۔ کہ مسیح ۳۰ برس تک تو تمام انسانوں کی طرح تھا۔ لیکن جب اس پر روح القدس نازل ہوا تو پھر مظہر اللہ کہلایا۔

حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ مسیح انسان مگر خدا کا نبی تھا۔ اور جب کسی انسان پر روح القدس نازل ہوتا ہے تو وہ مظہر اللہ یعنی نبی ہو جاتا ہے۔

اس مناظرہ بالا کی مکمل کارروائی کتاب "جنگ مقدس" میں مذکور ہے اور اس قابل ہے کہ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے۔

(۳)

ردِّ عمل

اس مناظرہ کا ردِ عمل یہ تھا کہ عیسائیوں کو یہ اچھی طرح علم ہو گیا۔ کہ ہمارا مدِ مقابل صحیح معنوں میں اسلام کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ اس مناظرہ کے بعد عیسائی حلقوں میں خفیہ سرکلر جاری جاری کیا گیا کہ مرزا صاحب اور ان کے مریدوں سے مناظرہ نہ کیا جائے۔

لیکن چند سال کے بعد ایک عیسائی پروفیسر سراج الدین نامی حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور سے ملاقات بھی کی وہ عقیدہ کے لحاظ سے کافی حد تک متذبذب معلوم ہوتے تھے۔ لاہور میں پہنچکر پروفیسر موصوف نے آپ کی خدمت میں چار سوالات لکھ کر بھیجے۔ یہاں یہ اصولی سوال پیدا ہوتا ہے کہ سراج الدین عیسائی نامی نے یہ سوالات بانیٔ احمدیت کی خدمت میں کیوں ارسال کئے۔ اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ وہ خود محسوس کرتا تھا کہ میرے سوالوں کا صحیح جواب حضرت مرزا صاحب کے پاس ہی ہوگا۔ اور آپ ہی اسلام کے متعلق وکیل ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں جو کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تحریر فرمائی۔ اس میں علمی اور فکری رنگ پایا جاتا ہے۔ اور عیسائیت کو چیلنج دیتے ہوئے اسلام کو زندہ مذہب۔ قرآن کو زندہ کتاب اور بانیٔ اسلام کو زندہ رسول ثابت کیا گیا ہے۔ اور اسلام کو افضل اور برتر قرار دیا ہے۔

یہ عیسائیت کی موجودہ یلغار اور یورش سے متاثر ہو کر مولانا غلام محی الدین قصوری جیسے صاحب علم شخصیت کچھ عرصہ ہوا علمائے پاکستان کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کے عنوان سے ایک طویل مقالہ تحریر کیا تھا۔ جس میں آپ نے لکھا

> عیسائیت کی یہ برق رفتار ترقی
> ایک عظیم خطرہ ہے نہ صرف ملک
> و ملت کے لئے بلکہ خود مملکت
> پاکستان کے لئے جس کے نتائج
> ہولناک ہوں گے۔
> خدارا تم یہ سمجھے بھی کہ یہ تیاریاں ہیں!
> نہیں سمجھے تو پھر سمجھو گے تم یہ چیستاں کب تک؟
> (المنبر، دسمبر ۱۹۶۱ء)

اقتباس بالا عیسائیت کے خطرہ کی غمازی کر رہا ہے۔ جس کے لئے کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر ذی شعور مسلمان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ شخص جو عیسائیوں کے مقابل میں مسلمانوں کی طرف سے کامیاب وکیل ہو۔ اور اس کی وفات پر عمائدین اور اکابرین نے آپ کی اس علمی خوبی کا اعتراف کیا ہو۔ اس کی کتاب کو ایسے وقت میں ضبط کرنا کہاں کی معقولیت ہے۔ جبکہ بقول مولانا غلام محی الدین قصوری عیسائیت کی یہ برق رفتار ترقی ایک عظیم خطرہ بن چکی ہے۔

لیڈر

سے خوشخبری کا کلام سنکر ایمان لائیں۔ اور خدا نے جو دلوں کی جانتا ہے انکو بھی ہماری طرح روح القدس دے کر انکی گواہی دی۔ اور ایمان کے وسیلہ سے انکے دل پاک کر کے ہم میں اور ان میں کچھ فرق نہ رکھا پس اب تم شاگردوں کی گردن پر ایسا جوا رکھ کر جس کو نہ ہمارے باپ دادا اٹھا سکتے تھے نہ ہم خدا کو کیوں آزماتے ہو؟ حالانکہ ہم کو یقین ہے کہ جس طرح وہ خداوند یسوع مسیح کے فضل ہی سے نجات پائیں گے اسی طرح ہم بھی پائیں گے۔" (اعمال $\frac{15}{7-11}$)

غیر قوموں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری سنانے اور اسکے جو الجھنیں پیدا ہوئیں اور اس کا جو حل شاگردوں نے سوچا ان حوالوں سے اس پر روشنی پڑتی ہے انکے کیا کیا عظیم نتائج پیدا ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں اسکے متعلق ہم آئندہ بحث کریں گے۔

اسلامی معاشرہ اور اس کے تقاضے

— مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور —

معاشرہ کا مفہوم

اجتماعی و انفرادی تعلقات جب عملی شکل میں ہمارے سامنے آتے ہیں تو وہ ایک معاشرہ کا چلتا پھرتا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر جنگوں میں طرزِ عمل تجارت کے اصول اور قوموں کے آپس میں معاہدوں کی پابندی اور دوسرے ملکوں کی داخلی خود مختاری کا احترام اور مصائب کے وقت امداد کرنا۔ یہ وہ امور ہیں جو اجتماعی رنگ میں معاشرہ کہلاتے ہیں اور انفرادی حیثیت سے ماں باپ کا بچوں سے سلوک بچوں کا ماں باپ سے پھر دوسرے رشتہ داروں کے آپس میں تعلقات۔ ہمسایوں سے برتاؤ۔ غریبوں یتیموں کی نگہبانی مہمانوں اور مسافروں کی دلجوئی وغیرہ یہ وہ امور ہیں جو انفرادی رنگ میں معاشرہ کا تصور ہمارے سامنے لاتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ سے مراد نہ تو کسی خاص مسلم ملک کا معاشرہ ہے اور نہ ہی کسی خاص مسلم قوم کا معاشرہ بلکہ یہ وہ معاشرہ ہے جسے قرآن مجید نے پیش کیا ہے اور جسے دنیا نے پہلی مرتبہ ہمارے آقا و مولا رسول عربی و امی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مشاہدہ کیا۔ کیا اجتماعی رنگ میں اور انفرادی رنگ میں۔ دنیا نے پہلی مرتبہ ایک بے لوث پُر محبت ہمدرد اور غمخوار معاشرہ کو پایا جس کا نمونہ دنیا کا کوئی بھی اور انسان پیش نہ کر سکا اور آج بھی دنیا کی آنکھیں اس نور کی روشنی سے خیرہ ہیں اور اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

اسلامی معاشرہ کی بنیاد

اس وقت دنیا میں دو بڑے نظام چل رہے ہیں۔ ایک کمیونزم دوسرا امپیریلیزم ان ہر دو نظاموں کا منشاء یہ ہے کہ ہر انسان کو جائز یا ناجائز ذرائع سے زیادہ سے زیادہ دنیاوی لذات و آسائش مہیا کی جائیں۔ مثلاً ہر شخص کو مکان مہیا کیا جائے۔ اعلےٰ خوراک دی جائے۔ کار دی جائے۔ شراب مہیا کی جائے سینما اور دیگر تفریحات کا موقع بہم پہنچایا جائے اور اس طرح معاشرہ کی بنیاد انفرادی اور اجتماعی طور پر خود غرضی اور عیش و عشرت پر قائم کی جا رہی ہے جو بالآخر ایک عظیم طبقاتی کشمکش میں منتج ہوتی ہے کہیں امیر و غریب کی لڑائی میں خون بہایا جا رہا ہے اور کہیں بد دیانتی۔ بے حیائی۔ رشوت خوری کے ذریعہ انسان کو ایک عجیب عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے لیکن اسلامی معاشرہ کی بنیاد ایمان بالغیب والآخرہ پر ہے اور اس بات پر ہے کہ دنیا کی تمام بھلائیاں اور برائیاں اور عزت و دولت یہ سب اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جسے نہیں چاہتا اور اُسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا چنانچہ فرمایا۔ قل اللّٰھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر۔ تولج الیل فی النھار وتولج النھار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب۔

تو کہہ اے اللہ جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں یعنی جب قومیں گمراہی کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے لگتی ہیں تو میں اپنے خاص بندوں کے ذریعہ پھر سے روحانی دن کا انتظام کرتا ہوں اور بے جان سے جاندار کر سکتا ہوں اور جاندار سے بے جان کر سکتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں بے حساب رزق دیتا ہوں۔ فرمایا میں نے ایک حبشی غلام حضرت بلال رضی اللہ کو سردارِ قریش بنا دیا۔ فاقہ رہنے والے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کو گورنر بصرہ بنا دیا اور ایک یتیم بے کس و بے پرواہ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنا دیا۔

پس اسلامی معاشرہ کی بنیاد بے غرضی بے لوثی اور رضاءِ الٰہی پر ہے یہاں دولت کا بے تحاشا اکٹھا کرنا مقصود بالذات بن ہی نہیں سکتا۔ جبتک کوئی شخص اسلام پر یقین رکھے گا وہ دنیاوی حسنات کے لئے بھی خوشنودی خدا ضروری سمجھے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی آپ نے دریافت فرمایا کہاں جاتے ہو عرض کی کہ دوست کو ملنے جاتا ہوں آپ نے فرمایا کیا کام ہے گذارش کی کہ کوئی کام نہیں صرف محبت کی بناء پر ملنے جاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تو یقیناً جنتی ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ دنیا ہمارے خدا کی طرف سے ایک امتحان گاہ ہے جو اخروی اور ابدی زندگی کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ اس بنیاد پر اسلام ایک ایسا شاندار معاشرہ تعمیر کرتا ہے کہ اس دنیا کو ایک ایسی جنت میں تبدیل کر دیتا ہے جس کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔

والدین کے متعلق ہدایات

وقضٰی ربک الّا تعبدوا الّا ایاہ وبالوالدین احسانًا اما یبلغنّ عندک الکبر احدھما او کلٰھما فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تنھرھما وقل لھما قولًا کریمًا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۴)

فرمایا۔ تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور بہتر یہ ہے کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور ان میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر بڑھاپا آجائے تو انہیں انکی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ یہاں اپنی عبادت کے ساتھ والدین کی عزت کو بیان کر کے والدین کی عزت کو بہت بلند کر دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے ان الجنۃ تحت اقدام الامھات۔ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور جب اس دنیا کا مقصود اُخروی زندگی ہو تو کیا کوئی شخص والدین کی خدمت سے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ تو والدین کی زندگی میں خدمت کا حکم تھا ان کی وفات کے بعد ان کے لئے دعائیں اور ان کے عزیزوں سے خوشگوار تعلق رکھنے پر زور دیا چنانچہ فرمایا۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ (سورہ ابراہیم) اے میرے رب جب یوم حساب ہو مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو اور اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”والدین کی وفات کے بعد انکی خوشنودی کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ان کے دوستوں اور عزیزوں سے مروت سے پیش آؤ“ یہ تعلیم کیا ہی اعلیٰ معاشرہ تعمیر کرتی ہے۔

اسی طرح فرمایا ووصّینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنًا علٰی وھنٍ وفصٰلہ فی عامین ان اشکرلی (سورہ لقمٰن آیت ۱۵)۔ فرمایا اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا تھا اور اسکی ماں نے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا یاد رکھ کہ میری ہی طرف تجھ کو لوٹ کر آنا ہوگا۔ اس آیت میں احسان کی تاکید اور عدم احسان کی صورت میں انذار کیا گیا ہے کہ اے لوگو تمہاری واپسی میری طرف ہی ہوگی اسلئے احسان فراموشی کی سزا بھی مل سکتی ہے۔

جب خدانخواستہ آپ بیمار ہوتے ہیں تو والدین کا دن اور رات کا چین جاتا رہتا ہے اور آپ کے علاج کیلئے اپنی جان تک بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور جب کبھی کوئی خاص خوشی کا موقع آتا ہے تو وہ آپ کو ہر قسم کی آسائش مہیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی وہ اپنی بے بضاعتی کی بنا پر ایسا نہیں کر پاتے تو دن اور رات خدا تعالےٰ کے آگے گریہ وزاری کرتے ہیں یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کا عرش ہل جاتا ہے اب انکی کوئی خوشی نہیں مگر یہ کہ آپ کو خوشی پہنچے اور انکو کوئی غم نہیں مگر یہ کہ آپکو کوئی غم نہ پہنچے۔ ذرا والدہ مہربان کی طرف دیکھو تمہارے دیکھنے سے کیا خوشی سے چہرہ چمک اٹھتا ہے اور تمہاری معمولی تکلیف بھی تمہارے چہرے سے دیکھ کر دل و جان فدا کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔

پس کیا ایسے مہربان وجودوں کی خاطر جان چھڑکنے کے لئے

تقریبِ شادی

ربوہ —— مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم کمال یوسف صاحب (ابن مکرم سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب مرحوم) اور سیدہ منیرہ سرور صاحبہ (بنت مکرم سید مبارک احمد صاحب سرور) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

مکرم کمال یوسف صاحب سلسلہ احمدیہ کے مقتدر اور بزرگ عالم حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے ہیں اور سیدہ منیرہ سرور صاحبہ حضرت مولانا صاحبؓ کی پوتی ہیں —— ان دونوں کا نکاح مورخہ ۳۰ را پریل ۱۹۶۳ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔

مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۶۳ء کو چھ بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صحابہ کے علاوہ دیگر مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نیز محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بھی لاہور سے تشریف لا کر شرکت فرمائی —

تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کی صدارت میں تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

ایک جائز مطالبہ

ہفت روزہ ”عقاب“ سرگودھا کے اداریہ مقالہ ۱۴ رمئی ۱۹۶۳ء کا ایک اقتباس

”انجمن احمدیہ کے ان اٹھائے گئے اعتراضات سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ان میں کچھ نہ کچھ وزن ضرور ہے۔ اگر ان اعتراضات میں ذرہ بھر بھی کوئی صداقت ہو تو ہم حکومت کے اس اقدام پر خراجِ تحسین پیش نہیں کر سکتے بلکہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس فرقہ کے مذہبی احساسات اور جذبات کا احترام کرتے ہوئے ضبطی کا حکم واپس لے لے۔ اگر یہ رسم چل نکلی تو پھر کسی بھی فرقہ کی مقدس کتب کو ”مذہبی منافرت“ کا رنگ دیکر ضبط کر لیا جائے گا۔ اور یہ صورتِ حال پاکستان جیسے نظریاتی اور جمہوری مملکت کے شایانِ شان نہیں ہوگی۔“

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنے کا حکم عیسائیت کو فروغ دینے اور اسلام کو کمزور کرنے کا موجب ہوگا

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ ہمارے لئے مقدس ہے اُسے ضبط کرنا دینی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے

جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے احتجاجی قرار دادیں

جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم ضلع گجرات

جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم کا یہ اجلاس اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے جملہ ممبران اس بات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حکومت فوراً اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اس ناواجب پابندی کو دور کرے۔

ممبران جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم
براستہ ملکوال ضلع گجرات

جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال

حکومت کے اس قلبی اذیت اور جگر کو پاش پاش کرنے والے حکم سے ہر احمدی مرد و زن کا دل مجروح ہوا ہے ہمارے نزدیک ایک پُر امن اور حکومت کی وفادار جماعت کے مذہبی معاملات میں دخل دیگر سراسر غیر منصفانہ فعل کیا گیا ہے ہم زبردست احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے

(افراد جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودہا)

جماعت احمدیہ پیراں غائب

مورخہ ۱۳/۵/۶۳ کو بعد نماز مغرب ممبران جماعت احمدیہ پیراں غائب کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی حکومت کی طرف سے ضبطی پر نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا اور حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کو نہایت غیر منصفانہ قرار دیا گیا۔

یہ کتاب جون ۱۸۹۷ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی جبکہ عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر طرح طرح کے حملے کئے جارہے تھے۔ اور ایسی دلآزار کتابیں شائع ہو رہی تھیں جن کو پڑھ کر ایک غیور مسلمان کا خون کھولنے لگ جاتا ہے اس وقت کسی جماعت کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کا مقابلہ کرتی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو اکناف عالم میں اونچا کرتی ایسے اڑے وقت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اسلام کا ہمدرد ہونے کی حیثیت سے اور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ناجائز حملے کے بچاؤ کی خاطر رسالہ مسٹر سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب تحریر فرمایا۔ جس کے شائع ہونے پر مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسے نازک وقت میں جب چار سو عیسائیوں نے جابجا اپنے مشن قائم کردئے ہیں اور عیسائیت کی گمراہ کُن تعلیم پھیلا رہے ہیں ایسے نایاب تحفے کو جو کہ عیسائیت کا منہ توڑ جواب ہے مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جاتا نہ کہ اسے ضبط کیا جاتا۔ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کو یہ فخر حاصل ہے۔ جس نے عیسائیت کے دانت کھٹے کئے ہیں اور ان پر اسلام کی فضیلت آشکارہ کی ہے۔ حق تو یہ تھا کہ اگر جماعت احمدیہ کی مالی کمزوریوں کی وجہ سے اس کی اشاعت میں تاخیر کرتی تو حکومت امداد دے کر اس کی اشاعت کو وسیع تر کرتی تا ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی عیسائیت کی زہر آلود اور گمراہ کن لٹریچر کے ناپاک اثر سے محفوظ رہتے

پس ہم ممبران جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان حکومت کے اس حکم کو غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے اپیل کرتے ہیں کہ اسے فوراً واپس لیا جائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان)

جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ

جماعت احمدیہ لیہ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے احکامات پڑھ کر نہایت رنج و غم محسوس ہوا۔ ایک نہایت وفادار اسلام کی خادم جماعت کی دلشکنی کی گئی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت جبکہ عیسائیت افریقہ سے پسپا ہو کر تحصیل لیہ میں مشن قائم کرکے اپنے قدم جمارہی ہے۔ یہ کتاب حکومت برطانیہ کے وقت جون ۱۸۹۷ء میں چھپی مگر حکومت برطانیہ نے اسے ضبط نہ کیا۔ اس وقت جبکہ عیسائی مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ اور پاکستان ذی شعور مسلمان ان کی مساعی جمیلہ سے نہایت پریشان ہے ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جواب ہیں۔ کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ممبران جماعت احمدیہ لیہ نہایت ادب سے اس حکم کو منسوخ فرمانے کی درخواست کرتے ہوئے برابر بھی واضح کردینا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت ایک نہایت پُر امن مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے۔

(جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ)

جماعت احمدیہ دوالمیال

حکومت مغربی پاکستان نے ہمارے ہادی و مرشد امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کو ضبط کئے جانے کا حکم صادر کیا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ مقامی دوالمیال اس کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں۔ جو وجہ اس کتاب کی ضبطی کے بارے میں بیان کی گئی ہے۔ وہ حقائق پر مبنی نہیں۔ اگر گذشتہ چھیاسٹھ سال میں اس کے کم از کم سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور ہر زمانہ میں عیسائی معاند مناظرین اور علماء کے زیر مطالعہ رہتی ہے۔ اور اسی طرح مختلف مواقع پر حکام کے سامنے بھی پیش ہوتی رہی ہے۔ لیکن عیسائی حکومت کے پچاس سالہ دور میں کبھی موقع پر بھی عیسائی علماء کی طرف سے اور عیسائی حکومت کی طرف سے ایسے فرقہ وارانہ منافرت یا کشیدگی کا باعث قرار دیا گیا۔ پس حکومت کا یہ اقدام صحیح معلومات اور حقیقی وجوہات پر مبنی نہیں۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام غیر دانشمندانہ بھی ہے۔ کیونکہ عیسائیت کا وہ سیلاب عظیم جو انیسویں صدی کے آخر میں ہمارے ملک پر امڈا چلا آرہا تھا۔ اور مسلمان شرفاء اور علماء بھی اس کی ضد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ لاکھوں مسلمان زادے عیسائیت کی گود میں چلے گئے تھے۔ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت بھرے علم کلام کی برکت سے رُک گیا۔ آپ نے نہ صرف اسلام کی طرف سے پورا دفاع کیا۔ بلکہ عیسائیت پر زور دار حملے کئے کہ آج تک عیسائی معاند سامنے آنے سے کتراتے پھرتے ہیں۔ یہی ہیں اگر اس سیلاب کا رخ بدلا ہوا نظر آتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر اور علم کلام کی برکت ہی کی بدولت ہے کیا ہماری حکومت اسلام اس فتح نصیب جرنیل کی خدمت کا یہ صلہ دے رہی ہے۔ کہ آپ کی کتابوں کو ضبط کرے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کتاب ایک دفعہ پھر عیسائیت کے سیلاب کے سامنے اپنے گھروں کے دروازے کھول دینے کے مترادف ہوگی۔ پس ان حالات میں حکومت کا یہ اقدام نہایت غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہبی معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور ہمارے جذبات کو سخت مجروح کرنیوالا ہے قرآن مجید اور حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے امام کے ارشادات سب سے زیادہ قیمتی ہیں اور یہ چیز ہمارے لئے نہایت رنج اور دکھ کا باعث ہے کہ ہمیں اپنے امام کے ارشادات عالیہ کو پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے اور دوسروں کو بانٹنے سے قانوناً روک دیا جائے۔ ہم ہرگز یہ باور کرنے کو تیار نہیں۔ کہ جو شخص دنیا میں امن و سلامتی آشتی و محبت اور صلح کا پیغام لے کر آیا تھا۔ اس کی کوئی تحریر منافرت یا دشمنی کا باعث ہو۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم بالاتفاق حکومت کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ بے ضرورت اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے زبردست احتجاج کرتے ہیں۔ اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے کر ہمارے زخمی قلوب پر مرہم رکھی جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ مقامی دوالمیال
تحصیل پنڈدادنخان
ضلع جہلم مغربی پاکستان

جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

ممبران جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۸ نے متفقہ طور پر کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کے بارے حکومت مغربی پاکستان کے حکم کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں مذکورہ کتاب عیسائیت کے حملوں کے لئے جو اسلام پر کئے گئے ڈھال کا کام دیتی ہے اس کی ضبطی کا حکم دے کر احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے دل کو مجروح کیا گیا ہے۔ اسلئے ہم اہالیان احمدیہ جماعت بھوڑو چک ۱۸ حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ ضبطی کا حکم منسوخ فرمائے

ناصرات الاحمدیہ ربوہ

ہم ممبرات ناصرات الاحمدیہ ربوہ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جسکی رو سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کر لی گئی ہے پرزور احتجاج کرتی ہیں۔

مذکورہ بالا کتابچہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سب نبیوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو پیش کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی روشنی میں مسیحیت کا مقابلہ کر کے اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔

اب جبکہ عیسائی واعظین کی طرف سے مذہب اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں اور پاکستان کا ذی شعور طبقہ انکی ان تبلیغی مساعی سے سخت پریشان ہے۔ اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت کو جس میں عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات ہوں بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے حکومت مغربی پاکستان کے مذکورہ کتاب کے ضبط کرنے کے احکامات سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے مرد و زن بلکہ ہم بچوں کے دلوں میں بھی اضطراب اور رنج و غم کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ممبرات ناصرات الاحمدیہ ربوہ اس حکم کو منسوخ کر دینے کی درخواست کرتی ہیں۔

ممبرات ناصرات الاحمدیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ وزیرآباد

کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کے ضبط ہونے کا حکم سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔ ہم خدام الاحمدیہ وزیرآباد کتاب مذکور کی ضبطی کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہیں کہ یہ غیر منصفانہ حکم واپس لیا جائے تاکہ پاکستان کے لاکھوں شہریوں کی تکلیف دور ہو سکے۔ یہ کتاب ہرگز ایسے مواد پر مشتمل نہیں جو کہ مذہبی منافرت پھیلانے کا موجب ہو

قائد مجلس خدام الاحمدیہ وزیرآباد
ضلع گوجرانوالہ

سول کوارٹرز پشاور صدر

ممبران جماعت احمدیہ حلقہ سول کوارٹرز کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۱ مئی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے ضبطی کے اعلان پر اپنے دلی افسوس اور دکھ کا اظہار کرتا ہے حضور علیہ السلام کی کتب ہمارے لئے قرآن کریم اور احادیث سیدنا نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقدس کا مقام رکھتی ہیں اور یہ تمام کتب اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان پر اس کی فوقیت کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی ہے۔

صوبائی حکومت کی طرف سے جو کتاب ضبط کی گئی ہے ایک عیسائی پادری کے اسلام پر چار سوالوں کے جواب پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے چھیاسٹھ برس بیشتر تحریر فرمائی تھی اور اس میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلامی تعلیمات کو بالا ثابت کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ پاکستان میں عیسائیت کے مشنری مساعی کے خلاف تمام مسلمانوں میں غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے اسلام کی فوقیت ثابت کرنیوالے لٹریچر کا ایک اسلامی حکومت کی طرف سے ضبط کرنا بہت ہی قابل تعجب اور حیران کن ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ اگر حکومت کے ذمہ دار اصحاب خود اس کتاب کا مطالعہ کر لیں تو ان پر ہمارے اس ادعا کی حقیقت مکمل طور پر واضح ہو جائیگی اس لئے ہم آپ کی خدمت میں التدعا کرتے ہیں۔ کہ اب اس غیر منصفانہ فیصلہ کو واپس لیکر ہمارے مجروح دلوں کے لئے تسکین کا سامان بہم پہنچائیں۔

خاکسار پریذیڈنٹ حلقہ مسجد احمدیہ
سول کوارٹرز پشاور

جماعت احمدیہ گوجرخاں

جماعت احمدیہ گوجرخاں ضلع راولپنڈی کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج کرتا ہے۔ کہ حکومت مذکور نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے

کتاب مذکورہ آج سے چھیاسٹھ سال قبل شائع ہوئی اور ایک شخص سراج الدین نامی کے سوالات کا جواب دیا گیا۔ سراج الدین مذکور اسلام سے مرتد ہو کر اسلام پر گمراہ کن اعتراضات کیا کرتا تھا۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ کر اکناف عالم میں پہنچ چکے ہیں۔ اور اس کے خلاف آج تک کوئی شکایت پیدا نہ ہوئی اور انگریزوں کی عیسائی حکومت کے عہد میں بھی یہ کتاب قانون کے خلاف شمار نہیں کی گئی۔ اس لئے حکومت کا کتاب مذکور کو ضبط کرنا غیر منصفانہ فعل ہے اور جماعت احمدیہ ایک پابند قانون اور وفادار جماعت کے مذہبی حقوق میں مداخلت ہے۔ اور پاکستانی احمدیوں نیز دنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے والا ہے۔

جماعت احمدیہ گوجرخاں ضلع راولپنڈی کا یہ اجلاس حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ نیز حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جائے۔

اجلاس ہذا کے نزدیک حکم مذکور کو منسوخ کرنے میں حکومت کی سراسر بھلائی ہے اور اس کو قائم رکھنا کسی لحاظ سے بھی درست نہیں۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرخاں

جماعت احمدیہ کنری

ہم ممبران جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی پر گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں ایک پادری سراج الدین نے بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں چار سوالات بھجوائے اور اس کے جواب طلب کئے یہ سوالات ایسے وقت میں کئے گئے جبکہ عیسائیوں کی طرف سے پے در پے نہایت ہی دل شکن اور ناپاک حملے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور امہات المومنین رضوان اللہ تعالے علیہم پر کئے گئے اور ان رکیک اور ناجائز حملوں سے مسلمانوں کے دلوں کو پاش پاش کیا گیا اس پر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ایک غیور مسلمان کی حیثیت سے ان کے حقیقی اور الزامی جواب انہی کے عقائد اور انکی کتب سے حوالے دے کر دیئے۔ ان جوابوں کی وجہ سے اس وقت کی عیسائی حکومت اور نہ ہی عیسائی صاحبان خصوصًا سوال کرنے والے پادری سراج الدین صاحب کو اسے غیر آئینی اور منافرت پھیلانے والی تحریر سمجھ کر حکومت سے اس کی دادرسی کرنے کی جرأت پیدا ہوئی۔

مذکورہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۸۹۷ء میں اور دوسری دفعہ ۱۹۰۱ء میں جبکہ ہمارے ملک میں عیسائی حکومت کا دور دورہ تھا شائع ہوا چونکہ حوالہ جات خود بائبل اور ان کے عقائد کے مطابق تھے اس لئے حکومت وقت اسے ضبط نہیں کر سکی۔

تیسری مرتبہ یہ رسالہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جولائی ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا۔ جسکو قریبًا آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اس لمبے عرصہ میں حکومت پاکستان نے بھی اس کی اشاعت کو منافرت کا باعث نہیں سمجھا۔

اب جبکہ عیسائی واعظین کی طرف سے مذہب اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں اور پاکستان کا ذی شعور طبقہ ان کی ان تبلیغی مساعی سے سخت پریشان ہے جس کا اخباروں میں بھی بڑے زور کے ساتھ اظہار ہو رہا ہے اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جوابات ہوں کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔

لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر نہایت ادب سے اس حکم (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب' نامی کتاب کی ضبطی بحق سرکار) کو منسوخ کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ امر واضح ہے کہ ہماری جماعت ایک پرامن اور خالص مذہبی جماعت ہے

صدر جماعت احمدیہ کنری

مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر کے سراسر غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے۔

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ اس حکم کو مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں جو کہ ایک عظیم اسلامی مملکت کے شایان شان نہیں ستم تو یہ ہے کہ اسلامی ملک کے حکمران ہوتے ہوئے عیسائی مذہب کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ہم حکومت وقت کے وفادار ہیں کیونکہ یہ ہمارا جزو ایمان ہے۔ مگر حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ ہمارے جذبات کا خیال رکھے۔

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

ہمیں دلی رنج و اضطراب ہے کہ گورنمنٹ مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کر لی ہے یہ سراسر ناانصافی ہے کتاب مذکور چھیاسٹھ سال سے شائع ہو رہی ہے حکومت برطانیہ جو کہ عیسائی حکومت تھی اس نے بھی کتاب کو ضبط نہ کیا لیکن ایک مسلمان حکومت نے کتاب کو ضبط کر کے ہمارے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی ہے جس سے ہمیں انتہائی رنج و غم ہوا ہے لہذا ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی حکومت سے پرزور اپیل کرتی ہیں کہ وہ اپنے اس حکم کو فورًا واپس لے

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

جماعت احمدیہ صادق آباد

ہم ممبران جماعت احمدیہ صادق آباد حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کے خلاف سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں جس کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی معرکۃ الآراء کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے ہم سمجھ نہیں سکتے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کن وجوہات کی بناء پر کیا ہے جس کسی نے اس کتاب کو ایک نظر بھی دیکھا ہے وہ گواہی دے گا کہ اس میں ایک حرف بھی ایسا نہیں جو منافرت پھیلانے والا ہو چھیاسٹھ سال سے متواتر یہ کتاب شائع ہو رہی ہے اور کبھی کٹر سے کٹر عیسائی نے بھی اس کے مندرجات کے خلاف آواز بلند نہیں کی حضرت مرزا صاحب نے اپنے جدید علم کلام سے اسلام کی جو شاندار خدمت کی ہے افسوس کہ ایک مسلمان گورنمنٹ بجائے اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے اسلام کے مخالفین کے ہاتھ مضبوط کرنے کا موجب ہو رہی ہے لہذا ہم اس فیصلہ کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس غیر دانشمندانہ فیصلہ کو فوراً منسوخ کیا جائے"۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صادق آباد)

جماعت احمدیہ حسن پور ضلع ملتان

ہم ممبران جماعت احمدیہ حسن پور اس خبر کو پڑھ کر گہرے غم، افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ پاکستان کے سامنے یہ بات پیش کرنا نہایت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک پادری سراج الدین عیسائی نے بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں چار سوالات بھجوائے اور ان کے جوابات طلب کئے گئے

جیسا کہ ان سوالات سے ظاہر ہے عیسائیوں کی طرف سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور امہات المومنین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم پر نہایت ہی رکیک اور دل شکن ناپاک حملے کئے گئے جن سے مسلمانوں کے دلوں کو سخت مذہبی ٹھیس پہنچائی گئی اس پر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے آنحضور کا غلام ہونے کی حیثیت سے ان کے تحقیقی اور الزامی جواب انہی کے عقائد اور ان ہی کی کتب سے حوالے لے کر دیئے اس وقت کی عیسائی حکومت اور نہ ہی عیسائی صاحبان خصوصاً پادری سراج الدین صاحب کو بھی اسے خیر آئینی اور منافرت پھیلانے والی قرار دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ موجودہ دور میں جب کہ عیسائی مشنریوں کی طرف سے مذہب اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ حسن پور نہایت ادب سے حکومت پاکستان سے اس حکم کی منسوخی کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ممبران جماعت احمدیہ حسن پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان

ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تحریر فرمودہ کتاب الموسوم "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کو حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے ضبط کر لینے سے ہم تمام افراد جماعت احمدیہ کی شدید دل آزاری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ممبران جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت کے اس حکم کو غیر منصفانہ خیال کرتے ہیں۔

ہم حکومت مغربی پاکستان سے نہایت ادب سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً واپس لے کر جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی پریشانی کی لہر کو روک دے۔

ممبران جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی

جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت مذکور نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے

(۲) کتاب ہذا آج سے تقریباً ۶۵ سال قبل شائع ہوئی اور ایک شخص سراج الدین نامی کے سوالات کا جواب دیا گیا جو اسلام سے مرتد ہو کر اسلام پر گمراہ کن اعتراضات کرتا تھا اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر اکناف عالم میں پہنچ چکے ہیں اور آج تک اس کے متعلق کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی انگریزوں کی عیسائی حکومت کے عہد میں بھی یہ کتاب قانون کے خلاف شمار نہیں کی گئی اس لئے حکومت کا کتاب ہذا کو ضبط کرنا سراسر غیر دانشمندانہ فعل ہے اور جماعت احمدیہ کے مذہبی حقوق میں مداخلت ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے دلوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے والا ہے اس لئے جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸ کا یہ اجلاس حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جاوے تاکہ احمدیوں کا اضطراب دور ہو۔

پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ۔ کراچی نمبر ۸

جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات

ممبران جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات حکومت کے اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کرتی ہے جس کے تحت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کی گئی ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب محض ایک عیسائی کے سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے یہ کتاب نصف صدی سے زیادہ عرصہ قبل کی تصنیف ہے۔ جیسا کہ برصغیر پر عیسائی حکومت نے بھی اسے دل آزاری کا موجب سمجھتے ہوئے ضبط کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اب گورنمنٹ کا اسے ضبط کرنا غیر دانشمندانہ فعل ہے یہ جماعت نہایت ادب کے ساتھ اسلام اور انصاف کے نام پر (قانون کا احترام کرتے ہوئے) حکومت سے معروض ہے کہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لے کر جماعت احمدیہ کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات۔)

جماعت احمدیہ نیل کوٹ ضلع ملتان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے بارے میں حکومت مغربی پاکستان نے جو حکم دیا ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ مقامی نیل کوٹ ضلع ملتان اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ اس کتاب کی ضبطی کے بارے میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں یہ چیز ہمارے لئے انتہائی دکھ اور رنج کا باعث ہے کہ ہمیں اپنے پیارے امام کے ارشادات عالیہ کو اپنے پاس رکھنے انہیں پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے سے قانوناً روک دیا جائے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ نیل کوٹ ضلع ملتان بالاتفاق حکومت کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ اور بے ضرورت اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے زبردست احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے لیا جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ نیل کوٹ ضلع ملتان

جماعت احمدیہ کھیوڑہ ضلع جہلم

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی نے ہمارے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے اور ہم حکومت کے اس اقدام کو ناجائز۔ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ خیال کرتے ہیں یہ کتاب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے دفاع میں لکھی اور اس کی ضبطی عیسائیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ کھیوڑہ ضلع جہلم حکومت سے اس حکم کی منسوخی کی التجا کرتے ہیں۔

(ممبران جماعت احمدیہ۔ کھیوڑہ ضلع جہلم)

جماعت احمدیہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (مسیح موعود) کی تصنیف لطیف "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ کوٹ سلطان گہرے غم و افسوس و تشویش کا اظہار کرتی ہے اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً ۶۵ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے موجودہ دور میں جب کہ ایسے لٹریچر کی اشاعت نہایت ضروری تھی اور عیسائیت کے روکنے کے لئے یہ کتاب بہت مفید تھی اس کتاب کی ضبطی عیسائیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ کوٹ سلطان اس حکم کے منسوخ کرنے کی التجا کرتے ہیں۔

(خان محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ سلطان

لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر

ہم تمام ممبرات حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں کہ ہمارے مقدس امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دیا گیا ہے۔ اب تک اس کے سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں گزشتہ چھیاسٹھ برس کے عرصہ میں عیسائی حکومت نے بھی کبھی اس کو باہم کشیدگی کا باعث قرار نہ دیا

ہم ممبرات متفقہ طور پر محترم صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان۔ ہوم سیکرٹری مغربی پاکستان و ہوم منسٹر مغربی پاکستان کی خدمت میں پرزور مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ احمدی خواتین کے اس دلی اضطراب کو جلد از جلد دور کریں۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر

مجلس انصار اللہ جھنگ صدر

ہم حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کے خلاف دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں جس میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہم نہایت دکھ اور درد کے ساتھ حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ حکم نہایت غیر دانشمندانہ اور بے وقت ہے۔ کیونکہ یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں انگریزی عیسائی حکومت کے عہد میں شائع ہوئی۔ اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں عیسائی حکومت نے بھی اس میں کوئی بات خلاف قانون نہ پاتے ہوئے اس کو قابل اعتراض نہ سمجھا۔ قیام پاکستان کے بعد اور اس سے پیشتر بھی کسی حکومت نے بھی اس کو قابل اعتراض نہ سمجھا۔ ہم ممبران مجلس انصار اللہ جھنگ صدر۔ اس ریزولیشن کے ذریعہ حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں

ممبران مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر

جماعت احمدیہ اسماعیل آباد

ہم ممبران جماعت احمدیہ اسماعیل آباد حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ اس نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرنے کا حکم دیا ہے یہ کتاب عیسائی حکومت کے عہد میں شائع ہوئی تھی لیکن اس حکومت کو بھی اس کتاب کے ضبط کرنے یا پابندی لگانے کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ لیکن اب جب کہ حکومت بھی مسلمان ہے اور بھی مسلمانوں کی طرف سے عیسائی مذہب کی یلغار پر تشویش کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے ایک ایسی کتاب ضبط کی گئی ہے جس میں اسلام کا نہایت اعلےٰ رنگ میں دفاع کیا گیا ہے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ اسماعیل آباد ملتان التماس کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ قرار دیا جائے۔ (ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ اسماعیل آباد)

مجلس انصار اللہ اسماعیل آباد

ہم ممبران انصار اللہ جماعت احمدیہ اسماعیل آباد حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر انتہائی افسوس کرتے ہیں کہ اس نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کو ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ یہ کتاب عیسائی حکومت کے عہد سے لے کر اب تک کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے لیکن عیسائی حکومت نے بھی اس کتاب کو ضبط کرنے یا پابندی لگانے کی کوئی ضرورت تک محسوس نہیں کی تھی لیکن اب جب کہ حکومت بھی مسلمان ہے ایک ایسی کتاب ضبط کر لی گئی ہے جس میں اسلام کا نہایت اعلےٰ رنگ میں دفاع کیا گیا ہے۔

ہم ممبران مجلس انصار اللہ اسماعیل آباد ملتان التماس کرتے ہیں کہ کتاب مذکورہ کی ضبطی کا حکم منسوخ قرار دیا جائے۔

ہم ہیں ممبران انصار اللہ جماعت احمدیہ اسمٰعیل آباد

لجنہ اماء اللہ اسماعیل آباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ اسماعیل آباد اس امر پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ کتاب مذکورہ میں نہایت مدلل رنگ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا دفاع کیا گیا ہے۔

موجودہ حالات میں جب کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کی ضرورت ہے اسے ضبط کرنا دراصل عیسائیت کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ ان کی راہ میں اسلام پر حملہ کرنے کی جو روک کھڑی تھی اب دور کر دی گئی ہے۔

خواتین جماعت احمدیہ اسماعیل آباد ملتان مطالبہ کرتی ہیں کہ ان کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو منسوخ کر دیا جائے

ممبران لجنہ اماء اللہ اسماعیل آباد ملتان۔

لجنہ اماء اللہ دار الرحمت شرقی ربوہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ کو حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم سے سخت ذہنی کوفت قلبی اضطراب اور پریشانی ہوئی ہے جس کی رو سے ہمارے پیشوا مقدس بانی جماعت احمدیہ کی آج سے کم و بیش ۷۰ سال قبل کی ایک تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط قرار دی گئی ہے

یہ تصنیف اس پر آشوب دور میں لکھی گئی جب عیسائیت اپنی پوری حاکمانہ تمکنت کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہو رہی تھی اور اس رو میں کئی معزز اہل علم مسلمان خاندانوں کے افراد بہہ گئے۔

اس کتاب میں اسلام اور نبی کریم صلعم کا پورا پورا دفاع کیا گیا خود انگریزی حکومت نے اس کو وجہ منافرت قرار نہ دیا اور نہ ہی عیسائی صاحبان کے جذبات مشتعل ہوئے۔

مگر نہ معلوم کیوں ۷۰ سال بعد دنیا کی سب سے بڑی مسلمان مملکت کے سربراہوں کو اس کتاب میں قابل اعتراض مواد نظر آیا۔

عالی قدر! بالیقین جانئے حکومت مغربی پاکستان کا یہ حکم ہمارے لئے بے حد رنج و غم و حزن کا موجب بنا ہے۔ ہمارے قلوب خون ہو رہے ہیں۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ دار الرحمت شرقی پرزور درخواست کرتی ہیں کہ اس حکم کو جلد از جلد منسوخ فرمایا جائے

ممبرات لجنہ اماء اللہ دار الرحمت شرقی ربوہ

مجلس انصار اللہ صادق آباد

مجلس انصار اللہ صادق آباد کے اراکین اس امر پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

ایک مسلمان حکومت خواہ مخواہ ایک مخلص پر امن وفادار مذہبی جماعت کے جذبات کو مجروح کر رہی ہے۔ ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ خدارا اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی فرما دیں اور ضبطی کے احکام کو فوراً منسوخ کریں۔

ناظم مجلس انصار اللہ۔ صادق آباد۔

لجنہ اماء اللہ صادق آباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں حکومت کے اس غیر دانشمندانہ حکم پر سخت رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ایک کتاب بنام "سراج الدین کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔ اس وقت یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت ہے جسے حکومت نے ضبط کر کے کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی۔

ہم اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کرتی ہیں اور مطالبہ کرتی ہیں کہ اس فیصلہ کو فی الفور واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ منڈی صادق آباد)

جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

ہمارے نزدیک حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام غیر دانشمندانہ ہے کتاب کو ضبط کر کے عیسائیت کے سیلاب کو روکنے والے بند کو اپنے ہاتھوں سے توڑ رہی ہے یقیناً حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام غیر منصفانہ ہے۔

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ بالاتفاق حکومت مغربی پاکستان کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ اور بے ضرورت اور بعید از دانشمندی قرار دیتے ہوئے زبردست احتجاج کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لیا جائے

(ممبران جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

جماعت احمدیہ نور نگر فارم

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے متعلق حکومت مغربی پاکستان نے جو حکم دیا ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ نور نگر ضلع تھرپارکر سابق سندھ اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں اور اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ یہ غیر منصفانہ حکم جلد از جلد واپس لے لے اور احمدیہ جماعت جو اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے میں اضطراب کی لہر کو روکے۔ اور اپنی دانشمندی اور انصاف کا ثبوت دے۔

(ممبران جماعت احمدیہ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر۔

جماعت احمدیہ چک ۹۷ سرشمیر روڈ ضلع لائل پور

حکومت مغربی پاکستان نے ہمارے محبوب امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کا حکم دیا ہے حکومت کے اس اقدام سے ہماری سخت دل شکنی کی گئی ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۹۷/ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں۔

کتاب مذکور عیسائی حکومت کے وقت چھیاسٹھ سال قبل شائع کی گئی تھی اور اب تک اس کے سات ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور انگریزی ترجمہ سب ملکوں خاص طور پر عیسائی ملکوں میں پھیل چکا ہے اور اب تک کتاب مذکور عیسائی پادریوں اور منادوں کے زیر مطالعہ رہی ہے لیکن کسی کی دل آزاری کا موجب نہیں ہوئی اب حکومت کا اس کتاب کو فرقہ وارانہ کشیدگی یا مذہبی منافرت کا باعث قرار دے کر ضبط کئے جانے کا حکم صریحاً غلط ہے اور انصاف کے منافی ہے۔

اس لئے ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۹۷/ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اس ناجائز حکم کو فوراً واپس لے لیا جائے۔

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر نہایت ہی اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت مذکور نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے متعلق ضبطی کا حکم دے دیا ہے اور یہ حکم سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے کیونکہ کتاب مذکور کو چھپے ہوئے ۶۵ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے، ۵۰ سال تک انگریزی حکومت قائم رہی۔ لیکن گورنمنٹ مذکور کو اس کتاب کی طباعت پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ وہ عیسائی حکومت تھی اور کتاب مذکور بھی عیسائیت کے رد میں اور اسلام کی حمایت میں تھی لیکن یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہماری حکومت جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلاتی ہے ایسی کتاب پر پابندی لگانا اپنا فرض سمجھتی ہے جس سے اسلام کو زک پہنچتی ہے۔

لہٰذا ہم افراد جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں حکومت مغربی پاکستان سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ یہ پابندی فوری طور پر اٹھائی جائے۔

(صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ چہور ۱۱۷ کا یہ خصوصی اجلاس اس امر پر گہری تشویش اور نہایت درجہ رنج و غم کا اظہار کرتی۔ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے بانی احمدیت کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ جو ہمیشہ یادگار رہے گا اور جس کا اعتراف آج سے پون صدی پیشتر متفقہ طور پر اسلامی پریس نے کیا تھا یہ ہے کہ آپ نے اپنے دلائل و براہین اور آسمانی نشانات کے ذریعہ سے عیسائی دنیا پر اتمام حجت فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور اسلام کی حقانیت نیر النہار کی طرح کر دکھلائی۔ ضبط شدہ کتاب بھی اس جہاد علمی کا ایک عظیم شاہکار ہے عین اس نازک دور میں جب کہ عیسائیت کا سیلاب پھر پاکستان میں چاروں طرف سے امڈا چلا آ رہا ہے اور عیسائی مناد اور پادری منظم طریق سے وسیع پیمانہ پر ارتداد کا جال پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں اس کتاب کا ضبط کیا جانا صرف جماعت احمدیہ ہی کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے تمام اسلام پسند حلقوں کے لئے بہت بڑا المیہ ہے اور عیسائیت کی پشت پناہی کے مترادف ہے لہٰذا ہم جملہ افراد جماعت چہور صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں بڑے ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ ضبطی کے حکم کو فی الفور منسوخ فرمایا جائے۔ (محمد ابراہیم شاد چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا احتجاجی تار

جماعت احمدیہ چنیوٹ نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں صاحب کی خدمت میں کتاب کی ضبطی کے خلاف علیحدہ علیحدہ احتجاجی تار ارسال کئے ہیں صدر مملکت کے نام ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ براہ کرم اس معاملہ میں مداخلت فرما کر اس امر کا انتظام فرمائیں کہ ضبطی کا حکم فوری طور پر واپس لے لیا جائے۔"

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ)

جماعت احمدیہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ

یہ سن کر کہ حکومت مغربی پاکستان نے "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تصنیف لطیف حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی ضبط کرلی ہے نہایت ہی افسوس ہوا ہے
لہذا جماعت احمدیہ ڈھاباں سنگھ پرزور احتجاج کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ اس حکم کو منسوخ فرمایا جائے۔

رحیم بخش امیر جماعت احمدیہ ڈھاباں سنگھ۔

لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی گئی ہے
حکومت کا یہ اقدام نہایت غیر منصفانہ ہے موجودہ دور میں جب کہ ایسے لٹریچر کی اشاعت نہایت ضروری تھی۔ عیسائیت کے روکنے کے لیئے یہ کتاب بہت مفید تھی اس کتاب کی ضبطی کا مطلب عیسائیت کو فروغ دینا ہے یہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اقدام اسلام اور پاکستان دونوں کے مفاد کے منافی ہے ہم پر امن جماعت کی مستورات ہیں ہم ہرگز یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جو شخص دنیا میں امن اور سلامتی اور آشتی اور محبت اور صلح کا پیغام لے کر آیا تھا اس کی کوئی تحریر منافرت یا دشمنی کا باعث ہو لہذا ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ حکومت کے اس فعل پر زبردست احتجاج کرتی ہیں اور حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرتی ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لیا جاوے

(صدر لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ)

جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ ضلع لائل پور

ہم ممبران جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائل پور اس غیر منصفانہ حکم پر نہایت گہرے غم و افسوس کا اظہار کرتے ہیں اس کتاب کو شائع ہوئے ۶۶ سال ہو چکے ہیں اور اب لٹریچر موجودہ دور میں ردّ عیسائیت کے لئے نہایت مفید ہے اس کو ضبط کرنا گویا عیسائیت کو فروغ دینا ہے اس کتاب کو عیسائی حکومت نے ضبط نہیں کیا پس ہم محترم صدر صاحب پاکستان اور گورنر صاحب حکومت مغربی پاکستان سے پرزور احتجاج کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ فرما کر انصاف کا ثبوت دیں۔

سردار خاں تعلیم خود۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲۔ ج ب ضلع لائل پور۔

جماعت احمدیہ ترگہ ضلع سیالکوٹ

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ ترگہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حکومت پاکستان پر واضح کرتے ہیں کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی رسالہ کی ضبطی کے حکم نے ہمارے احساسات کو بری طرح مجروح کیا ہے

لہذا ہم انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً منسوخ فرمایا جائے

رفیق احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ترگہ
تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا ہنگامی اجلاس گورنمنٹ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جس کی رو سے کتاب سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔
یہ کتاب آج سے ۶۶ سال قبل عیسائیوں کے دل آزار لٹریچر کی موجودگی میں اسلام کے دفاع کے لیئے بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھی تھی اور اس کے کئی ایڈیشن عیسائی حکومت کے دوران چھپ چکے ہیں لیکن اس پر آج تک کوئی بندش نہ لگائی گئی تھی اب جب کہ عیسائیت کا زور اس ملک میں پھر بڑھ رہا ہے اس کتاب کی ضبطی کا حکم ہم احمدی طلباء کے لئے نہایت ہی صدمہ کا موجب ہے

ہمیں امید ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اس کتاب کی ضبطی کا حکم جلد واپس لے گی تاکہ عیسائیت کی ناجائز حوصلہ افزائی نہ ہو۔ (سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ گنج مغل پورہ

آج سے قریباً ۶۶ سال پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تصنیف فرمائی یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک شخص سراج الدین عیسائی کے سوالات کے جواب میں لکھی گئی ہے اس کتاب کے شائع ہونے سے عیسائیت کا سیلاب جو امڈا چلا آ رہا تھا فوراً رک گیا اور اسلام کا زبردست دفاع اور اس کی تائید حاصل ہوئی اس کتاب میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ورنہ اس وقت کی عیسائی حکومت اس کو ضبط کرتی لیکن اب اگر حکومت مغربی پاکستان نے اس کو ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے حکومت کا یہ اقدام عدم تدبر پر مبنی ہے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ گنج مغل پورہ لاہور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہیں کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کی جائے

صدر لجنہ اماء اللہ۔ گنج مغل پورہ لاہور۔

جماعت احمدیہ چک ۸۱ جنوبی ضلع سرگودھا

ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۸۱ جنوبی ضلع سرگودھا رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر پر گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ رسالہ مذکور کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کیا جائے۔ (فضل الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۱ ضلع سرگودھا)

جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی

ہم ممبران جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی گئی ہے شدید احتجاج کرتے ہیں یہ حکم قانون کا احترام کرنے والی ایک امن پسند جماعت کے مذہبی معاملات میں ناروا مداخلت کے مترادف ہے۔ لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی نہایت ادب اور پورے زور سے اس حکم کو منسوخ کرنے کی التجا کرتے ہیں۔ ہم ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے محض قانون کے احترام کو ہی ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہم قانون کے احترام اور امن پسندی کو اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں ایسی حالت میں ہماری حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا حکم اگر غلط فہمی کی وجہ سے صادر کر دے جو ایسی پر امن جماعت کا قانونی حق سلب کرنے کا موجب ہو اور دین کے معاملہ میں مداخلت بے جا کے مترادف ہو تو غلط فہمی دور ہونے پر حکومت اپنے اس ناواجب حکم کو پہلی فرصت میں ہی فوراً منسوخ فرما دے

شیخ محمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ لاڑکانہ (سابق سندھ)

جماعت احمدیہ لاڑکانہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے بارے میں حکومت مغربی پاکستان کے حکم کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں اس کتاب کی ضبطی کے بارے میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ درست نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اسلام کی طرف کامل دفاع کیا بلکہ عیسائیت پر ایسے پرزور حملے کئے کہ آج تک عیسائی منادوں کو سامنے آنے کی جرأت نہیں کیا ہماری حکومت اسلام کے اس زبردست پہلوان کی خدمت کا یہ صلہ دے رہی ہے کہ آپ کی کتابوں کو ضبط کرے
حکومت کا یہ اقدام غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہبی معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور ہمارے جذبات کو مجروح کرنے والا ہے ہمارے لئے قرآن کریم اور احادیث نبوی کے بعد سب سے زیادہ قیمتی متاع ہمارے امام کے ارشادات ہیں اور یہ چیز ہمارے لئے انتہائی دکھ اور رنج کا باعث ہے کہ ہمیں اپنے امام کی ارشادات طیبہ اپنے پاس رکھنے اور انھیں پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے سے قانوناً نارد کی دیا ہے
لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ لاڑکانہ حکومت کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ بے ضرورت اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے زبردست احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لیا جائے۔

رشید یوسف سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاڑکانہ (سابق سندھ)

مراسلات بھیجتے وقت صاف خوشخط اور صفحہ کے ایک لکھا کریں

اعلیٰ حکام کی خدمت میں

(پیغام فائنڈ سرگودھا ۱۲ مئی ۱۹۶۳ء)

جماعت احمدیہ سرگودہا کے ممبران نے "سراجدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر شدید احتجاج انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا ہے اور احتجاجی مراسلات حکام بالا کی خدمت میں بھیجے ہیں

ممبران جماعت احمد مقامی ربوہ کی ایک احتجاجی قرارداد بھی موصول ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احتجاجی تار صدر مملکت۔ گورنر مغربی پاکستان اور بعض دیگر حکام کے نام ارسال کئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے حلقوں کی طرف سے کتاب کی ضبطی کے حکم کو انتہا غیر دانشمندانہ اور سراسر ناجائز قرار دیا جارہا ہے۔ اور حیرت و اضطراب کا اظہار کیا جارہا ہے۔

چونکہ مذکورہ کتاب شائع ہوتے ایک طویل عرصہ گذر چکا ہے اور اس لمبے عرصہ میں اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ اگر اتنا عرصہ اس کتاب کو برداشت کیا جاتا رہا ہے۔ اور اس کتاب کی وجہ سے کسی فرقہ کی دلآزاری نہیں ہوئی تو آج کونسے حالات پیدا ہوگئے ہیں کہ اچانک اس کو ضبط کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

ہمیں اپنے اعلیٰ حکام سے توقع ہے کہ وہ اس حکم پر نظر ثانی فرماتے ہوئے اس فیصلہ کو فوراً منسوخ قرار دیں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں میں

بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی جماعتوں کی فہرست نمبر ۳

(مکرم ناظر صاحب بیت المال ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کے ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر غیر معمولی کرم کیا ہے اور انجمن کے لازمی چندوں کی وصولی میں اس سے پہلے سال کی نسبت دو لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن جماعتوں نے اس بارہ میں نمایاں طور پر کامیاب جدوجہد کی ہے ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ احباب کی اطلاع کے لئے دو فہرستیں قبل ازیں شائع کی جا چکی ہیں اور تیسری فہرست درج ذیل ہے احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے التماس ہے۔ کہ وہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ والسلام

ج۔ فہرست جماعت ہائے احمدیہ جن کی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ دونوں مدات میں سے ہر ایک کی وصولی سو فیصدی سے زیادہ ہے۔ البتہ ان کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقایا جات کی بڑی رقوم واجب الوصول ہیں۔

ضلع جھنگ:۔ تیرہ کا کھوکھا — ضلع میانوالی:۔ بھکر

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد۔ چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ۔ چک ۲۵ گ ب

ضلع شیخوپورہ:۔ کرتو پنڈوری — ضلع گوجرانوالہ:۔ لقا پور

ضلع سیالکوٹ:۔ کوڈو وال۔ بٹے — ضلع گجرات:۔ جوکے سدوکے۔ چک ۲۶ احمد آباد

آزاد کشمیر:۔ گلگت۔ سکردو — ضلع راولپنڈی:۔ برج دوکس

ضلع ملتان:۔ ملتان شہر — ضلع منٹگمری:۔ عارف والا

ضلع بہاولپور:۔ بہاولپور شہر — ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۱۵۵ پی نہر آبجیات

ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد

د۔ فہرست جماعت احمدیہ جن کی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ دونوں مدات میں سے ہر ایک کی وصولی فیصدی سے زیادہ ہے البتہ ان کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقایا جات کی بڑی رقوم واجب الوصول ہیں۔

ضلع سرگودھا:۔ منڈی بہاؤالدین۔ چک ۸۶-۸۷ ش (x) (1) — ضلع میانوالی:۔ میانوالی شہر (x)

ضلع لائلپور:۔ چک ۵۹۱ گ ب گنگا پور۔ منڈی روڈالہ روڈ (x)۔ سمندری (x)۔ چک ۱۷۲ گ ب

ضلع لاہور:۔ چونیاں منڈی (x)۔ بڈیارہ (x) — ضلع گوجرانوالہ:۔ تو نیکی

ضلع شیخوپورہ:۔ سانگلہ ہل۔ مریدکے (x)۔ کوٹ رحمت خان۔ باڑیانوالہ۔ چک ۵ مرڑ۔ شیروکے

ضلع سیالکوٹ:۔ ملیانوالہ (1)۔ ماتوکے بھگت۔ مہدی پور لکھوالی (1)۔ ڈیریانوالہ۔ بمبہ المعروف احمد آباد۔ گدیاں کوٹ بدا۔ بھڈال۔ ترسکہ (x)۔ آزاد کشمیر:۔ مظفر آباد (1)۔ میرپور۔ دنیالی نکیال۔

ضلع گجرات:۔ سدا اللہ پور۔ لکرالی (x)۔ بھلہ (x)۔ کیانہ (1) — ضلع جہلم:۔ پنڈوری محمودہ (x)

ضلع پشاور:۔ نوشہرہ چھاؤنی — ضلع ملتان:۔ ملتان چھاؤنی۔ کوٹھیوالہ بیاہ جیون سنگھ۔ شیخ پور کمند چاہ گھنے والا

ضلع منٹگمری:۔ میرک (x)۔ چک ۹۶ / ۱۲ ایل (x)۔ چک ۳۶۳ ای بی (x)۔ ضلع بہاول نگر:۔ چک ۱۸۲ (1)

ضلع بہاول نگر:۔ چک ۱۸۴ / ۷ آر (1) — ضلع بہاولپور:۔ چک ۲۳ ڈی این بی

ضلع دادو:۔ جوہی (x) — ضلع سانگھڑ:۔ کنری۔ نصرت آباد اسٹیٹ

ضلع حیدر آباد:۔ حیدر آباد۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ ٹلکا۔ حیدر آباد (باقی)

نوٹ:۔ (x) ان جماعتوں کی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی سو فیصدی سے زائد ہے

(1) ان جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی سے زائد ہے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری اہلیہ عرصہ دس ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبدالرحمان خان مئو ٹوم لائنز۔ نوشہرہ

۲۔ میری خالہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ میرا چھوٹا لڑکا شاہد ظفر بھی چند یوم سے بیمار ہے

کامیاب ہونیوالے طلبأ اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن طلباء اور طالبات کو مڈل (جماعت ہشتم) کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ ان کے لئے روحانی وجسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آئیے اس ضمن میں سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

سو طلباء اور ان کے والدین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کہ مسجدوں کی تعمیر صدقہ جاریہ کا حکم رکھتی ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کی زمیندارہ مجالس کے زعما کرام توجہ فرمائیں

آجکل گندم کی فصل تیار ہو کر گھروں میں آ رہی ہے۔ لہٰذا متعلقہ زعماء کرام کی خدمت میں میری گزارش ہے کہ وہ ان ایام میں چندہ جات کی وصولی کی طرف غیر معمولی توجہ فرمائیں تاکہ جہاں گزشتہ سالوں کے بقایا جات صاف ہو جائیں وہاں موجودہ سال کے بجٹ کی بھی سو فیصدی وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال)

"وقت" کسی فرد یا قوم کا بہترین سرمایہ ہوتا ہے

قریباً نصف سال ختم ہونے والا ہے مگر مجالس ہائے انصار اللہ کے ایک حصہ کی طرف سے ابھی تک سال رواں کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ براہ مہربانی اس طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ اس سلسلہ میں وقت کا مزید ضیاع نہ ہو۔ دراصل "وقت" ہی وہ بہترین سرمایہ ہوتا ہے جس کی قدر کر کے کوئی فرد یا قوم ترقی کی منازل طے کیا کرتی ہے۔

(قائد مال)

ضروری اعلان

بعض لوگ دارالضیافت کو لنگر خانہ کر کے پکارتے ہیں۔ حالانکہ یہ لنگر خانہ نہیں بلکہ دارالضیافت ہے۔ آئندہ سے تمام احباب دارالضیافت کے نام سے پکارا کریں۔ اور تحریر میں لایا کریں۔

(افسر دارالضیافت)

کامیابی اور درخواست دُعا

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم مبشر احمد بی۔ ایس سی نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی فارمیسی (فائنل) کا امتحان ۴۷۶ نمبر حاصل کر کے امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہے اور یونیورسٹی نے عزیز کو امتیازی سرٹیفکیٹ Merit Certificate کا بھی مستحق قرار دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور اسلام و احمدیت کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار تاج الدین لائلپوری ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار ماسٹر منصور احمد ظفر احمد نگر

۳۔ میرا چھوٹا بھائی عبدالحمید ضعف قلب۔ بار بار دورے پڑنا اور بیہوشی طاری ہو جانا کے سبب بیمار تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ دورے اور بیہوشی میں بھی کمی ہے۔ احباب جماعت مزید دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کامل صحت عطا فرمادے

(رانا محمد دین کوہسار ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ کے مطابق چندہ ارسال فرما دیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بیش بہا اجر عطا فرما دے اور دینی دنیاوی ترقی اور خوشحالی نصیب کرے آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب چک ۸۸ حسیانہ لائل پور	۶ — ۰۰
، غلام حسین و عبد القیوم صاحبان ،	۶ — ۰۰
، احمد علی خاں۔ محمد ارشد خان و محمد افضل صاحبان ،	۶ — ۰۰
، محمد یوسف خاں صاحب ،	۶ — ۰۰
، محب الرحمٰن صاحب	۶ — ۳۱
، عبد اللہ صاحب چک ۲۷۵ کرتار پور لائل پور	۶ — ۰۰
، چوہدری محمد اسمٰعیل ،	۶ — ۰۰
، ولی محمد صاحب ،	۶ — ۰۰
، چوہدری محمد اصغر صاحب۔ ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ،	۶ — ۳۱
، بشیر احمد ولد نواب دین صاحب	۶ — ۲۵
، دین محمد صاحب ،	۶ — ۰۰
، قاسم علی صاحب ،	۶ — ۰۰
، فضل احمد صاحب ۲۷۷ سیتیاں لائل پور	۶ — ۰۰
، نور الٰہی صاحب ۲۶ کلاں ،	۷ — ۲۵
، مبارکہ بیگم صاحبہ و بچگان ،	۷ — ۰۰
، چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ۲۹۵ بیریانوالہ ،	۶ — ۰۰
، حسن محمد صاحب ، ،	۶ — ۵۰
، خیر الدین صاحب ، ،	۶ — ۰۰
، عبد الحکیم صاحب پیر محل ،	۶ — ۰۰
، فضل قادر صاحب کمالیہ ،	۷ — ۰۰
، چوہدری محمود احمد صاحب ، ،	۶ — ۰۰
، ، محمد اصغر صاحب چک ۲۱۹ ،	۶ — ۲۵
شیخ سبحان علی صاحب ۱۶۱ سودھی ،	۶ — ۰۰
، چوہدری محمد اعظم صاحب ۳۳۲ دھنج پور ،	۶ — ۰۰
، سعید محمد صاحب مع اہل و عیال ،	۶ — ۰۰
، بقیہ احباب جماعت ،	۲۶ — ۰۰
، چوہدری محمد حسین صاحب چک ۴۲۶ ،	۶ — ۷۰
، محمد ابراہیم صاحب چک ۳۰۰	۱۰ — ۰۰
، حاجی اصغر علی صاحب گنگا پور ،	۷ — ۰۰
، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ،	۷ — ۰۰
مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۳۸ — ۰۰
، حکیم حسن محمد شاہ صاحب ۱۰۰ اشرقی غربی	۶ — ۰۰
، عبد المجید خاں صاحب ۱۰۹ نارائن گڑھ لائل پور	۱۲ — ۰۰
، جلال الدین صاحب	۶ — ۰۰
، چوہدری ناظر علی صاحب نمبردار ۶۰ کھیم سنگھ والا	۸ — ۰۰
، والدہ خان بی بی صاحبہ ،	۸ — ۰۰
، چوہدری محمد علی صاحب ،	۸ — ۰۰
، چوہدری رحمت اللہ خاں صاحب گھسیٹ پورہ	۲۵ — ۰۰
، حافظ محمد یوسف صاحب پٹواری چک ۱۵۲ سرگودھا	۶ — ۶۲
، ملک مظفر خاں صاحب ، ،	۱۲ — ۵۰
، مستری بشیر محمد صاحب و غلام رسول صاحب انصاری	۶ — ۰۰
، مولوی عبد الرحیم صاحب گھسیٹ پورہ	۶ — ۰۰
، نستیح محمد صاحب	۱۰ — ۰۰
، چوہدری منشی خاں صاحب	۶ — ۰۰
، سردار محمد ولد اللہ رکھا صاحب	۶ — ۰۰
مکرم میاں سلطان احمد صاحب	۶ — ۰۰
، مولوی خورشید احمد صاحب	۶ — ۰۰
، چوہدری قائم الدین صاحب	۶ — ۰۰
، چوہدری عبد الحمید صاحب	۶ — ۰۰
، ، رحیم بخش صاحب	۶ — ۰۰
، ، فضل دین صاحب	۶ — ۰۰
، ، محمد دین صاحب	۶ — ۰۰
، ، احمد علی صاحب	۶ — ۰۰
، ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب صابو آنہ	۶ — ۲۵
بقیہ افراد موضع صابو آنہ	۱۸ — ۶۰
، محمد زبیر ارشد صاحب بھکر	۱۰ — ۰۰
، چوہدری حسین بخش صاحب لاٹھیانوالا ضلع لائل پور	۶ — ۲۵
، محمد نبی صاحب پریذیڈنٹ چک ۷۵ ،	۱۹ — ۰۰
، قدرت اللہ صاحب سمندری	۶ — ۵۰
، سید زمان علی شاہ صاحب سمندری	۶ — ۰۰
، عبد العزیز صادق صاحب	۷ — ۰۰
، چوہدری پیر بخش صاحب ماموں کانجن	۶ — ۰۰
، چوہدری غلام رسول صاحب ،	۶ — ۰۰
، مشتاق احمد صاحب	۶ — ۰۰
. عبد اللطیف صاحب	۶ — ۰۰
، صدیق احمد صاحب	۶ — ۰۰
، سعید احمد صاحب	۶ — ۰۰
، محمود احمد صاحب ظفر	۶ — ۰۰
، مقبول احمد صاحب	۶ — ۰۰
زینب بی بی صاحبہ زوجہ پیر بخش صاحب	۶ — ۰۰
سارہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب	۶ — ۰۰
شکور بیگم صاحبہ زوجہ مشتاق احمد صاحب	۶ — ۰۰
صغرہ بی بی صاحبہ دختر چوہدری غلام رسول صاحب	۶ — ۰۰
بشریٰ بی بی صاحبہ ،	۶ — ۰۰
امۃ الحمید دختر مشتاق احمد صاحب	۶ — ۰۰
مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار پریذیڈنٹ تاندلیانوالہ	۸ — ۰۰
منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ ،	۹ — ۰۰
عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ دختر شیخ عبد الرحمٰن صاحب	۸ — ۰۰
، چوہدری عبد الرشید صاحب۔	۸ — ۰۰
، حکیم عبد المنان صاحب	۷ — ۲۵
، حکیم رحمت خاں صاحب	۷ — ۰۰
، سید رحمت علی شاہ صاحب	۷ — ۲۵
، سید حق اسلام صاحب	۶ — ۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

دورہ وکیل المال اوّل

ماہ رواں میں پشاور کے ایک تربیتی اجتماع میں شمولیت کے بعد خاکسار حسب ذیل جماعتوں میں بھی حاضر ہوگا۔ مقامی عہدیداران مقررہ تاریخوں پر ایک مذاکرہ منعقد کرنے کا اہتمام فرمائیں جس میں شامل ہونے والے احباب کو اس موضوع پر اظہار خیال کا موقع دیا جائے کہ تحریک جدید کا دفتر دوم کس طرح دفتر اوّل کا صحیح بدل ثابت ہو سکتا ہے؟ نیز تحریک جدید کے حسابات معائنہ کے لئے تیار رکھے جائیں:

۱۔ کوہاٹ ۱۹ مئی	۲۔ پشاور شہر ۲۰ مئی		
۳۔ مردان ۲۱ مئی	۴۔ نوشہرہ ۲۲ مئی		
۵۔ کیمبل پور ۲۳ مئی	۶۔ واہ کینٹ ۲۴ مئی		
۷۔ راولپنڈی ۲۵ مئی	۸۔ گوجر خان ۲۷ مئی		
۹۔ جہلم ۲۸ مئی	۱۰۔ کھاریاں ۲۹ مئی		

ان جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ اس پروگرام کی اطلاع بھجوا دی گئی ہے اعلان ہذا کے ذریعہ مکرر مطلع کیا جاتا ہے۔ (وکیل المال اوّل)

درخواست ہائے دعا

لاہور (بذریعہ تار) میری والدہ صاحبہ محترمہ عارضۂ قلب کی وجہ سے بہت بیمار ہیں انہیں علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے بے چینی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ محترمہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

(منصور احمد ولیٹ ریجنل لیبارٹریز۔ لاہور۔

۲۔ برادرم مشتاق احمد صاحب ولد چوہدری نور احمد صاحب سکنہ جمال پور گوٹھ ضلع نواب شاہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ محمود عارف دار الصدر غربی ربوہ۔

دعائے نعم البدل

میرے ماموں زاد بھائی چوہدری عبد الوہاب صاحب ساکن چک ۸۹ رتن ضلع لائل پور کا لڑکا عزیز مبارک احمد بعمر ۲ سال چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۳؍ مئی ۶۳ء کو وفات پا گیا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (چوہدری اقبال احمد دفتر خدمت درویشاں ربوہ)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

امانت تحریک جدید میں شمولیت تو مفت کا ثواب ہے کیونکہ امانت تحریک میں حساب کھلوانے سے حساب دار جب چاہیں اپنی رقوم برآمد کروا سکتے ہیں اور ان کی جمع کردہ رقوم بفضلہ تعالیٰ بالکل محفوظ ہیں نیز اس طرح کفایت شعاری اور پس اندازی کے نتیجہ میں افراد جماعت نے بہت سے فوائد حاصل کئے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے مجموعی طور پر اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اس لئے آپ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ہذا التماس ہے کہ آپ خود بھی امانت تحریک جدید میں حساب کھلوائیں نیز اپنے حلقہ میں اس کے لئے پرزور تحریک فرمائیں۔

اس سے پہلے روپیہ جمع کرانے اور روپیہ لینے کے لئے امانت دار صاحب کو خزانہ صدر انجمن میں جانا پڑتا تھا اب ان کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ دفتر امانت تحریک میں روپیہ جمع بھی کرایا جا سکتا ہے اور نقد حاصل بھی کیا جا سکتا ہے

امانت تحریک جدید کی تفصیلات کے لئے ازراہ کرم اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نوٹ: کیش ابھی شروع نہیں ہوا انتظام کیا جا رہا ہے اور جلد شروع ہو جائے گا۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

کتاب کی ضبطی کیخلاف بار ایسوسی ایشن چنیوٹ کا زبردست احتجاج

کتاب کی وجہ سے باہم مخاصمت اور منافرت پھیلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

یہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم فوری طور پر واپس لیا جائے

چنیوٹ (بذریعہ تار) چنیوٹ بار ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۷ مئی ۱۹۶۳ء میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ حکومتِ مغربی پاکستان کے اُس حکم کے خلاف پُرزور احتجاج کیا ہے جس کے تحت حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے۔

قرارداد کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"بار ایسوسی ایشن سب ڈویژن چنیوٹ کو حکومتِ مغربی پاکستان کے گزٹ مؤرخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۳ء کو پڑھ کر بہت دُکھ ہوا کیونکہ اِس نوٹیفیکیشن کی رو سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے۔ ہم حکومت کے اِس غلط مشورہ پر مبنی، غیر ضروری، غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ اقدام کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ اقدام مذہبی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کتاب مذکور برطانوی راج کے زمانۂ عروج میں لکھی گئی تھی اور جیسا کہ اس کے ٹائیٹل سے ہی ظاہر ہے اس کی اشاعت کا مقصد اسلامی تعلیم کی افضلیت کو ثابت کرنا تھا۔ بایں ہمہ نہ تو اُس وقت کی عیسائی حکومت کو اسے ضبط کرنے کا کبھی خیال آیا اور نہ ہی عیسائیوں نے کبھی اس کی ضبطی کا مطالبہ کیا۔ اس کی اشاعت کے ۶۵ سال بعد یہ کہنا کہ اس کی وجہ سے باہمی مخاصمت اور منافرت پیدا ہونے کا امکان ہے مغالطہ انگیزی پر مبنی ہے۔

ان حالات میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ یہ حکم فوری طور پر واپس لے لیا جائے۔

دستخط:۔

۱۔ چوہدری صلاح الدین احمد ایڈووکیٹ
۲۔ چوہدری غلام مرتضےٰ بار ایٹ لاء ایڈووکیٹ
۳۔ چوہدری احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ (۴) سردار صغیر احمد پلیڈر ۔ ۵۔ میاں احمد علی پلیڈر
۶۔ پیر افتخار احمد پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن وچیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ۷۔ خواجہ اعجاز حسین ایڈووکیٹ ۔ ۸۔ میاں محمد ظہور لالی سیکرٹری بار ایسوسی ایشن۔ ۹۔ مہر سکندر خاں جائنٹ سیکرٹری بار ایسوسی ایشن۔ ۱۰۔ شیخ عبدالحق پوری پلیڈر
۱۱۔ چوہدری محمد ممتاز خاں پلیڈر ۔ ۱۲۔ چوہدری محمد اسلم خاں پلیڈر ۔ ۱۳۔ خان لال خاں پلیڈر چیئرمین یونین کونسل وممبر ڈسٹرکٹ کونسل۔ ۱۴۔ ملک ولی محمد پلیڈر ۔ ۱۵۔ نثار احمد بھٹی پلیڈر۔ ۱۶۔ چوہدری محمد حفیظ ایڈووکیٹ
۱۷۔ سید محمد یوسف ایڈووکیٹ۔

صاحبزادی سیدہ امۃ النور صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۹ مئی (بذریعہ فون) مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ النور صاحبہ (جن کا پچھلے دنوں اپنڈکس کا آپریشن ہوا تھا) کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری بہت ہے اور متلی کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

صاحبزادی سیدہ طلعت کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

ڈھاکہ ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ جن کا پچھلے دنوں قولنج کا آپریشن ہوا تھا کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے آپ تاحال ہسپتال ہی میں زیر علاج ہیں۔ م

احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حکومت نے کتاب کی ضبطی کا حکم دیکر مسلمانانِ پاکستان کو دلی صدمہ پہنچایا ہے

سید صدر حسین صاحب رئیس ٹھٹھی خدایار تحصیل چنیوٹ کا مکتوب

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف مکرم سید صدر حسین صاحب رئیس ٹھٹھی خدایار تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے جناب گورنر مغربی پاکستان کی خدمت میں حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے:۔

"حکومت مغربی پاکستان نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے مسلمانان پاکستان کو دلی صدمہ پہنچایا ہے۔

یہ کتاب خود عیسائی حکومت نے اپنے وقت میں ضبط نہ کی تھی۔ ایک اسلامی حکومت کا یہ فعل دانشمندانہ نہیں ہے۔ یہ کتاب آج سے ستر سال پہلے اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں دفاع کے طور پر لکھی گئی تھی۔ اس وقت عیسائیت پاکستان میں اپنا جال پھیلا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور خود ایسا لٹریچر شائع کر رہی ہے۔ جو مسلمانوں کی دل آزاری کا موجب ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کر کے اور اس کی منسوخی کا حکم دے کر اسلام اور دوستی کا ثبوت دے۔

(سید صدر حسین رئیس ٹھٹھی خدایار تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

میاں غلام رسول صاحب بھٹہ آف لالیاں کا مکتوب

صوبائی حکومت کی طرف سے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر مجھے سخت حیرت ہوئی ہے کہ عیسائی ہمارے حضور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک اور اسلام پر ناجائز اعتراضات کرتے ہیں اور ہمیشہ اس طرح کرتے رہتے ہیں۔ اگر کسی شخص نے ان اعتراضات کا جواب انہیں کی کتابوں کے ذریعہ دیا ہو۔ تو ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے تھا کہ یہ کس فرقہ کی طرف سے جواب ہے چونکہ کتاب مذکورہ بھی ان ناجائز حملوں کا جواب ہی تھا جو اسلام اور بانی اسلام پر کئے گئے تھے۔ ہمیں اسلام کے پیرو ہونے کی حیثیت سے بھی ہر اس شخص کا ممنون ہونا چاہیئے جو اسلام کا دفاع کرے اور رسول پاک کی عزت و ناموس بچانے کے لئے میدان میں آئے مگر یہ باعث افسوس ہے کہ موجودہ حکومت نے سراسر ناانصافی کرتے ہوئے اس کتاب کو ضبط کر لیا ہے۔ میں صوبائی حکومت کے ارکان سے جو اسلام کے دعویدار ہیں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ کتاب مذکورہ بالا کو پابندی سے مستثنیٰ قرار دیکر نیک اور صالح قدم اٹھایا جائے۔ بندہ کو جماعت احمدیہ کے عقائد سے اختلاف رکھتا ہے۔ لیکن اس مشترکہ مسئلہ پر ہم مسلمانوں کو اتفاق کرنا چاہیئے۔

میاں غلام رسول بھٹہ غلہ منڈی لالیاں ۔ ضلع جھنگ

خواجہ رفیق احمد صاحب انصاری آف لالیاں کا مکتوب

مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ ایک ایسی کتاب جو اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم اور قرآن پاک پر عیسائیوں کی طرف سے کئے گئے حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہو اور جس میں تمام حوالے عیسائیت کی کتب میں سے دئے گئے ہوں اور جس میں اُن کے مذہبی رجحان کو اشتعال دلانے والا بھی کوئی مواد نہ ہوا سے ضبط کر لینا باعث حیرت ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ ملک کے ہر کونہ میں ہی نہیں بلکہ صوبائی اور قومی اسمبلی تک میں شور ہو کہ عیسائیت ملک میں مذہبی انتشار پھیلا کر اپنا اثر و رسوخ قائم کر رہی ہے اس کتاب کا ضبط کرنا سراسر ناانصافی ہے بلکہ اس وقت تو ایسی کتابیں کو زیادہ سے زیادہ منظر عام پر لانا چاہئے۔

اندریں حالات میں صوبائی حکومت سے مؤدبانہ گذارش کروں گا کہ اسلام دوستی کا ثبوت دیکر کتاب مذکورہ بالا سے پابندی اٹھالے۔ خواجہ رفیق احمد انصاری زمیندار لالیاں ۔ ضلع جھنگ۔

کارکن صدر انجمن احمدیہ کیلئے اطلاع

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۲۸ مورخہ ۱۶-۴-۶۲ میں نظارت اصلاح و ارشاد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب تجویز کر کے سالانہ امتحان لیا کرے۔ سالانہ ترقی کیلئے اس امتحان کا پاس کرنا ضروری ہے یہ امتحان حسب اطلاع ۲۲ مئی بروز بدھ ۸ بجے صبح مسجد مبارک میں ہوگا۔ امتحانی پرچہ طبع شدہ ہوگا۔ جو وقت مقررہ پر کارکنان کو دیا جائے گا۔ جس کا جواب دو گھنٹہ میں لکھنا ہوگا۔ کارکنان صدر انجمن کو چاہیئے کہ کاغذ۔ قلم دوات ساتھ لائیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہوگی۔ ریزولیوشن میں مستثنیات کا اندراج درج ہے۔ باقی سب کو امتحان میں شامل ہونا چاہیئے

(ناظر اصلاح و ارشاد)